

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 فروری 1958

کنستبل چند ولال منیم

بنام

اندومتی ٹی پو تدار و دیگر

(بی پی سنہا، جعفر امام سباراؤ جسٹس صاحبان)

میونسپل قانون—پانی کی فراہمی—مکان مالک ضروری سپلائی روک رہا ہے—کرایہ دار قانون سازی کے بعد لطف اندوز نہیں ہوتا—زمیندار کی سزا—قانونی حیثیت—بمبئی رینٹس ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس کنٹرول ایکٹ (بمبئی LVII، سال 1947)، دفعہ 24۔

بمبئی رینٹس ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ 24 (1) فراہم کرتی ہے: "کوئی بھی زمیندار خود یا اس کی طرف سے کام کرنے والے یا کام کرنے کا ارادہ رکھنے والے کسی شخص کے بذریعہ کرایہ دار کو کرائے کے احاطے کے سلسلے میں حاصل ہونے والی کسی بھی ضروری فراہمی یا خدمت کو منصفانہ یا معقول وجہ کے بغیر منقطع یا روک نہیں سکے گا۔" وضاحت II کے ذریعے: "اس دفعہ کے مقاصد کے لیے، کسی بھی ضروری سپلائی یا خدمات کو روکنا مکان مالک سے منسوب ایسی کارروائیاں یا خامیاں شامل ہوں گی جن کی وجہ سے مقامی اتھارٹی یا کسی دوسرے مجاز اتھارٹی کے ذریعے ضروری سپلائی یا سروس منقطع کر دی جاتی ہے۔"

درخواست گزار پر بمبئی رینٹس ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹس کنٹرول ایکٹ 1947 کی دفعہ 24 کے تحت 14 جون 1954 کو کرایہ دار، پہلے مدعا علیہ کی شکایت پر، احاطے کے لیے پانی کا کنکشن لینے سے انکار یا غفلت برتنے پر مقدمہ چلایا گیا۔ اپیل کنندہ کے سابقہ پیشرو کی طرف سے میونسپل ٹیکس کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے 1947 میں بلدیہ کی طرف سے احاطے میں پانی کی فراہمی منقطع کر دی گئی تھی، لیکن پہلے مدعا علیہ سمیت کرایہ داروں نے میونسپل پانی کی فراہمی کا استعمال کیے بغیر احاطے پر قبضہ جاری رکھا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس کی سزا غلط تھی کیونکہ (1) وہ اپنے

پیشرو کی طرف سے کیے گئے کوتاہی کے لیے ذمہ دار نہیں تھا، اور (2) کسی بھی صورت میں، دفعہ 24 لاگو نہیں تھی کیونکہ جب ایکٹ نافذ ہوا تو پہلے مدعا علیہ کو میونسپل پانی کی فراہمی حاصل نہیں تھی:

قرار پایا گیا: (1) کہ اگرچہ اپیل کنندہ میونسپل پانی کی فراہمی میں کٹوتی کے لیے براہ راست ذمہ دار نہیں ہو سکتا تھا، لیکن مقررہ فیس کی ادائیگی پر بلدیہ کے ذریعے فراہمی کو بحال کرنا اس کے اختیار میں تھا اور جہاں تک اس نے ایسا کرنے سے گریز کیا، اس طرح کی کمی ایکٹ کی دفعہ 24 کی وضاحت II کے تحت اس سے منسوب تھی، اور اس لیے وہ ایکٹ کی دفعہ 24 (1) کے معنی میں ایک ضروری فراہمی روک رہا تھا۔

(2) کہ ایکٹ کے دفعہ 24 کے تحت کرایہ دار کے استعمال کے لیے ضروری سپلائی کسی وقت دستیاب ہونی چاہیے تھی جب ایکٹ نافذ تھا، اور چونکہ، فوری صورت میں، پہلا مدعا علیہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد کسی بھی وقت میونسپل پانی کی فراہمی سے لطف اندوز نہیں تھا، لہذا اپیل کنندہ کو اس دفعہ کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 65، سال 1956۔

فوجداری نظر ثانی کی درخواست نمبر 449، سال 1955 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 22 اپریل 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو کہ 1955 کے کیس نمبر 215/ ایس میں ایوان صدر مجسٹریٹ، ساتویں عدالت، ادارہ، بمبئی کے 24 مارچ 1955 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رامیشور ناتھ، ایس این اینڈ بی اور جے بی دادا چنچی۔

ٹی سٹیہ نارائن، مدعا نمبر 1 کے لیے

این ایس بندرا اور آرا بیچ دھبر، جواب نمبر 2 کے لیے۔

20.1958 فروری۔

عدالت کا فیصلہ سنہا جسٹس نے سنایا۔

اس اپیل میں تعین کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا بمبئی ریٹنس ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاؤس ریٹنس کنٹرول ایکٹ LVII، سال 1947 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 24(1)(4) کے تحت قابل سزا جرم کو اپیل گزار کے گھرا لیا گیا ہے۔

اس کیس کے حقائق مختصر اور سادہ ہیں۔ اپیل کنندہ ولی پارلے، بمبئی میں واقع کچھ احاطے کا 1945 میں خریداری کے ذریعے مالک ہے۔ اپیل کنندہ کے سابقہ پیشرو کے تحت، ایک کرایہ دار تھا، جس کا نام تھیرومل راؤ پوٹدار تھا، ان احاطوں میں ایک کمرے کے سلسلے میں، 20 روپے ماہانہ کرایہ پر جس میں پانی کی شرح 2 روپے تھی۔ اپیل کنندہ کی خریداری کے بعد، مذکورہ بالا کرایہ دار نے ان ہی قیود پر کرایہ داری برقرار رکھی۔ مذکورہ احاطہ میونسپل نل سے پانی کی فراہمی کی سہولت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ کے پیشرو نے میونسپل ٹیکس کی ادائیگی میں کوتاہی کی تھی، اس لیے مئی 1947 کے اوائل میں بلدیہ نے پانی کی فراہمی بند کر دی تھی۔ اس کے بعد سے، مذکورہ تھیرومل راؤ سمیت کرایہ داروں کو صرف پڑوسی کرایہ دار کے کنویں کے پانی کا استعمال کرنا پڑتا تھا۔ تھیرومل راؤ کا سال 1950 میں یا اس کے آس پاس انتقال ہو گیا، اور ان کی بیوہ، جو پہلی مدعا علیہ تھی، میونسپل پانی کی فراہمی کا استعمال کیے بغیر احاطے پر قابض رہی، حالانکہ اس نے اصل کرایہ کے علاوہ 10 آنے مزید 'اجازت شدہ اضافے' کے ذریعے ادا کرنا جاری رکھا۔ اس طرح، مکان مالک - اپیل کنندہ - پہلے مدعا علیہ سے میونسپل نل سے پانی کی فراہمی کا فائدہ دیے بغیر 0-10-20 روپے کا ماہانہ کرایہ وصول کرتا رہا۔ یہ قانون 13 فروری 1948 کو نافذ ہوا۔ ایسا لگتا ہے کہ کرایہ داری 1951 میں کسی وقت اس کے نام پر درج کی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اپریل 1954 تک کچھ نہیں ہوا تھا، جب پہلے مدعا علیہ نے میونسپل حکام کے نوٹس میں لایا کہ میونسپل نل سے پانی کی فراہمی 1947 سے روک دی گئی ہے۔ بلدیہ نے 24 مئی 1954 کو ایک خط کے ذریعے پہلے مدعا علیہ کی شکایت کا جواب دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ پانی کا کنکشن صرف 0-4-11 روپے کی ادائیگی پر بحال کیا جاسکتا ہے، ایسا کرنے کی فیس ہونے کے ناطے، اگر مالک کی رضامندی پیش کی گئی ہو۔ بلدیہ سے یہ جواب حاصل کرنے سے پہلے کرایہ دار نے اپیل گزار کو ایک عرضی گزار کے بذریعے ایک خط لکھا، جس میں اس سے کہا گیا کہ وہ پانی کی فراہمی کے لیے 2 روپے ماہانہ کے حساب سے وصول کی جانے والی 72 روپے واپس کرے، جو کرایہ داری اس کے نام میں تبدیل ہونے کے بعد تین سال کے لیے مذکورہ بالا کل کرایہ میں شامل تھا۔ خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکان مالک نے میونسپلٹی کو میونسپلٹی کے واجبات کی عدم ادائیگی پر پانی کا کنکشن منقطع کرنے کی اجازت دے کر پانی کی فراہمی روک دی تھی۔ مکان مالک سے پانی کا کنکشن

بحال کرنے کے لیے بھی کہا گیا، اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا تو ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت مقدمہ چلانے کی دھمکی دی گئی۔ چونکہ اپیل کنندہ نے پانی کے کنکشن کو بحال کرنے سے انکار یا نظر انداز کیا تھا، کرایہ دار نے ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے 14 جون 1954 کو شکایت کی درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ کو 7 ویں پریزیڈنسی مجسٹریٹ، دادرا کے ذریعے مقدمے کی سماعت کے بعد اس کے 24 مارچ 1955 کے فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے مجرم قرار دیا گیا۔ اسے ایک دن کی قید بلا مشقت کی سزا سنائی گئی، اور 150 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی، اور ادائیگی نہ کرنے پر اسے ایک ماہ کی قید بلا مشقت کی سزا سنائی گئی۔ اپیل کنندہ نے سزا اور سزا دہی کے حکم کے خلاف نظر ثانی میں بمبئی عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ اس معاملے کی سماعت اکیلے بیٹھے ایک جج نے کی، جس نے 22 اپریل 1955 کے ایک حکم کے ذریعے درخواست کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ اپیل کنندہ نے اس سند کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کیا کہ یہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں مقدمہ ہے، جسے 16 مئی 1955 کو ڈویژن بیچ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے لیے اس عدالت کا رخ کیا جو 10 اکتوبر 1955 کو دی گئی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اپیل کنندہ پر عائد سزا اور سزا دہی کے خلاف متعدد تنازعات اٹھائے، لیکن اس خیال میں کہ ہم ایکٹ کی دفعہ 24 کی توضیحات کو قبول کرتے ہیں، ان تمام تنازعات پر اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔ سب سے اہم سوال جس کا ہمیں اس اپیل میں تعین کرنا ہے، وہ یہ ہے کہ کیا دفعہ 24(1) کے تحت کسی جرم کے آئینی عناصر کو اس معاملے میں پائے جانے والے حقائق پر بنایا گیا ہے۔ دفعہ 24 ان شرائط میں ہے:

"24.(1) کوئی بھی زمیندار خود یا اس کی طرف سے کام کرنے والے یا کام کرنے کا ارادہ رکھنے والے کسی شخص کے بذریعے کرایہ دار کو دیے گئے احاطے کے سلسلے میں کسی بھی ضروری فراہمی یا خدمت کو منصفانہ یا معقول وجہ کے بغیر منقطع یا روک نہیں سکے گا۔

(2) احاطے پر قابض کرایہ دار، اگر مکان مالک نے ذیلی دفعہ (1) کی توضیحات کی خلاف ورزی کی ہے، تو اس طرح کی فراہمی یا خدمت کو بحال کرنے کی ہدایت کے لیے عدالت میں درخواست دے سکتا ہے۔

(3) اگر جانچ پر عدالت کو پتہ چلتا ہے کہ کرایہ دار ضروری فراہمی یا خدمت سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور اسے مکان مالک نے بغیر کسی جائز یا کافی وجہ کے کاٹ دیا تھا یا روک دیا تھا، تو عدالت مکان

مالک کو حکم میں بیان کردہ تاریخ سے پہلے اس طرح کی فراہمی یا خدمت کو بحال کرنے کی ہدایت دے گی۔ کوئی بھی مکان مالک جو اس طرح کی مخصوص تاریخ سے پہلے سپلائی یا خدمات کو بحال کرنے میں ناکام رہتا ہے، وہ ہر اس دن کے لیے ذمہ دار ہو گا جس کے دوران کوتاہی اس کے بعد بھی جاری رہے گا، عدالت کی طرف سے اس سلسلے میں مزید ہدایت پر جرمانے کا ذمہ دار ہو گا جو ایک سو روپے تک بڑھ سکتا ہے۔

(4) کوئی بھی مکان مالک، جو ذیلی دفعہ (1) کی توضیحات کی خلاف ورزی کرتا ہے، سزا پانے پر تین ماہ تک کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

وضاحت I- اس حصے میں ضروری فراہمی یا خدمات میں پانی، بجلی، لائٹس اور گزرگاہوں اور سیڑھیوں، لفٹوں اور صفائی یا صحت کی خدمات کی فراہمی شامل ہے۔

وضاحت II- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے کسی بھی ضروری فراہمی یا خدمت کو روکنا مکان مالک سے منسوب اعمال یا خامیاں شامل ہوں گی جن کی وجہ سے مقامی اتھارٹی یا کسی دوسرے مجاز اتھارٹی کے ذریعہ ضروری فراہمی یا خدمات منقطع ہو جاتی ہیں۔"

وضاحت II ترمیم ایکٹ کی دفعہ 16 (2) کے ذریعے شامل کی گئی تھی، یعنی بمبئی ایکٹ 61، سال 1953، اور وضاحت II، جیسا کہ اب ہے، ترمیم ایکٹ کے منظور ہونے سے پہلے واحد وضاحت تھی۔ ہمارے سامنے اس بات سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ نل کے پانی کی فراہمی ایک لازمی فراہمی ہے، اور یہ وضاحت I کے پیش نظر تنازعہ سے بالاتر ہے۔ جس بات کا استدلال کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ کے پیشرو کی طرف سے میونسپل واجبات کی ادائیگی میں غلطی کے نتیجے میں میونسپلٹی کی طرف سے میونسپل پانی کی فراہمی منقطع کر دی گئی تھی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اپیل کنندہ میونسپل واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کا ذمہ دار نہ ہو، لیکن یہ اس کے لیے کھلا تھا کہ وہ 0-4-11 روپے ادا کرے اور پانی کا کنکشن بحال کرے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میونسپل پانی کی فراہمی منقطع کرنے کا براہ راست ذمہ دار نہ رہا ہو، لیکن مقررہ فیس کی ادائیگی پر میونسپلٹی کے ذریعے سپلائی بحال کروانا اس کے اختیار میں تھا۔ لہذا، جہاں تک اپیل کنندہ نے ایسا کرنے سے گریز کیا ہے، اس طرح کی غلطی اس کی وضاحت II کے معنی میں منسوب کی جاسکتی ہے جو 1953 میں ایکٹ میں شامل کی گئی تھی۔ لہذا، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اپیل کنندہ دفعہ 24 کے معنی کے اندر ایک ضروری فراہمی کو روکنا جاری رکھے ہوئے تھا، جیسا کہ 1953 میں تھا۔

لیکن یہ دفعہ 24 کے ذریعے بنائے گئے جرم کا واحد لازمی جزو نہیں ہے۔ اس دفعہ کی توضیحات کو راغب کرنے کے لیے، یہ بھی ضروری ہے کہ جرم کا دوسرا جزو موجود ہو، یعنی کہ ضروری فراہمی۔ بلدیہ کے ذریعے نل کے پانی کی فراہمی۔ کرایہ دار کو حاصل ہونی چاہیے تھی۔ کیا یہ کافی ہے کہ کرایہ دار کو ماضی میں کسی بھی وقت اس ضروری سپلائی سے "لطف اندوز" ہونا چاہیے تھا، چاہے وہ کتنی ہی دور ہو، یا یہ کہ ایکٹ کے نفاذ کے بعد کسی بھی وقت اس سے "لطف اندوز" ہونا چاہیے تھا؟ ہم اس فیصلے کے مقاصد کے لیے یہ فرض کر رہے ہیں کہ پہلا مدعا علیہ ہر مادی وقت پر کرایہ دار تھا۔ ہماری رائے میں، دفعہ یہ ضروری بناتا ہے کہ مخصوص ضروری سپلائی کرایہ دار کے استعمال کے لیے کسی وقت دستیاب ہونی چاہیے تھی جب ایکٹ نافذ تھا۔ اگر، دوسری طرف، اس دفعہ کی اس معنی میں تشریح کی گئی تھی کہ فراہمی کو دور دراز ماضی میں کسی وقت "لطف اندوز" ہونا چاہیے تھا، یعنی ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے، مکان مالک کا عمل، جب اس کا ارتکاب کیا گیا تھا، ہو سکتا ہے کہ اسے سزا نہ دی گئی ہو؛ لیکن وہی عمل ایکٹ کے نفاذ پر تعزیراتی ہو جاتا۔ اس معنوں میں، یہ ماضی پر اثر انداز ہونے والی قانون سازی کے مترادف ہو گا، اور ہم اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتے کہ یہ قانون سازی کا ارادہ تھا۔ ایک ایسا ارادہ جو آئین کے آرٹیکل 20(1) کی ممانعت کے تحت آتا ہے۔ لیکن یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ 24 میں 'کرایہ دار سے لطف اندوز' کے بیان محاورہ کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ کرایہ دار کو ضروری فراہمی کا فطری طور پر استعمال کرنا چاہیے تھا، اور یہ کہ اگر کرایہ دار کو اس طرح کی فراہمی کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہو تو اس حصے کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، دلیل یہ ہے کہ لفظ "لطف اندوز" زیر بحث سہولت کے فطری استعمال کو اہمیت نہیں دیتا، بلکہ اس کے قانونی پہلو کو اس معنی میں ظاہر کرتا ہے کہ پانی کی فراہمی، کرایہ دار کے حقوق میں سے ایک تھا۔ اس تعمیر پر، اگر کرایہ دار کے پاس، جیسا کہ اس معاملے میں پہلے مدعا علیہ کے پاس تھا، پانی کی فراہمی سے لطف اندوز ہونے کا حق تھا، تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس نے فراہمی سے "لطف اٹھایا"، اور اس طرح، دفعہ 24 کے دونوں تقاضے پورے ہوں گے۔ ہماری رائے میں، یہ دفعہ کی زبان پر زور دینا ہو گا کہ "لطف اٹھایا" کا مطلب ہونا چاہیے "لطف اٹھانے کا حق تھا"۔ اگر قانون سازی کا یہی ارادہ ہوتا تو وہ الفاظ مختلف ہوتے۔ یہ کہ قانون سازی کا ارادہ یہ نہیں تھا، اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کی قیود کی جانچ پڑتال پر واضح ہو جاتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 'کرایہ دار ضروری فراہمی یا خدمت سے لطف اندوز ہوتا رہا ہے اور اسے مکان مالک نے روک دیا تھا' جو حالیہ "لطف اندوز" درآمد کرتا ہے جب تک کہ فراہمی منقطع نہ ہو جائے، نہ کہ دور دراز ماضی میں "لطف اندوز"۔ اگر ارادہ یہ ہوتا کہ "لطف اندوز" ماضی میں کسی بھی وقت ہونا چاہیے تھا، اس بات سے قطع نظر کہ ایکٹ

کے نافذ ہونے پر غور کیا جائے، تو قانون سازی یہ اس ارادے کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ اور الفاظ استعمال کرتا، یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ قانون سازی یہ ایسا کر سکتا تھا۔ لیکن یہ تجویز کیا گیا کہ دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (1) خود مختار ہے، اور یہ کہ اس کی قیود کو ذیلی دفعات (2) اور (3) کی توضیحات کی روشنی میں سمجھنا ضروری نہیں ہے جو ایک ساتھ جاتے ہیں۔ لیکن ذیلی دفعہ (2) کی قیود سے یہ واضح ہے کہ یہ زمیندار کے ذیلی دفعہ (1) کی توضیحات کی خلاف ورزی کیے بغیر عمل میں نہیں آسکتا۔ لہذا، قانون سازی کے حقیقی ارادے کا پتہ لگانے کے لیے، دفعہ 24 کی توضیحات کو مجموعی طور پر سمجھنا ہوگا۔

اس بات کی بھی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ اس بات پر شک ہے کہ، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، 1953 میں اس دفعہ میں دوسری وضاحت داخل کیے جانے سے پہلے، بلدیہ کی طرف سے پانی کی فراہمی کو منقطع کرنا، یا مکان مالک کی طرف سے کنکشن کو بحال کرنے کے لیے اقدامات کرنے کی غلطی، تعزیراتی دفعہ کی شرارت کے دائرے میں آتی۔ فرض کریں کہ دوسری وضاحت موجود نہیں تھی، کیا استغاثہ بلدیہ کی طرف سے کنکشن کاٹنے، اور اس کے بعد مکان مالک کی طرف سے کنکشن بحال کرنے سے انکار کو، دفعات 24(1) کے معنی میں مکان مالک کی غلطی کے طور پر منسوب کر سکتا ہے؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دفعہ 24 کی توضیحات کا مقصد کرایہ دار کو عام قانون کے تحت اس کے حقوق کے علاوہ کرایہ داری کے معاہدے کے ذریعے اس کے حق میں پیدا ہونے والے حقوق سے مسلسل لطف اندوز ہونے کی اضافی ضمانت دینا ہے۔ مکان مالک کو نہ صرف ان میں سے کسی بھی ضروری حقوق سے لطف اندوز ہونے میں خلل ڈالنے پر سزا دی جاسکتی ہے، کرایہ دار دفعہ کی ذیلی دفعات (2) اور (3) کے تحت عدالت سے رجوع کر سکتا ہے، تاکہ مکان مالک کو فراہمی یا خدمت کو بحال کرنے کا مینڈیٹ جاری کیا جاسکے۔ ایک مخصوص تاریخ سے پہلے، جس کی خلاف ورزی پر مکان مالک کی طرف سے مینڈیٹ پر عمل درآمد ہونے تک بار بار جرمانے کی ذمہ داری عائد ہوگی۔ یہ ایک غیر معمولی نوعیت کی توضیحات ہیں، جن کا مقصد ایک مخصوص مدت کے لیے نافذ ہونا ہے جس کے دوران قانون سازی نے اس طرح کے غیر معمولی علاج فراہم کرنا مناسب اور مناسب سمجھا۔ ایسے علاج جو زمیندار کی عمل کی آزادی پر دخل اندازی ہیں، کو قانون ساز کے ذریعے اصل میں استعمال کیے گئے الفاظ کے مطابق سختی سے سمجھا جانا چاہیے، اور انہیں توسیع شدہ معنی نہیں دیا جاسکتا۔

ان تحفظات کے پیش نظر، یہ ماننا ضروری ہے کہ مستغیث-پہلا مدعا علیہ- نے یہ ظاہر نہیں کیا ہے کہ اس نے ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد کسی بھی وقت بلدیہ سے نل کے پانی کی فراہمی کی

سہولت حاصل کی تھی، اور چونکہ یہ دفعہ کے اطلاق کے لیے دو ضروری شرائط میں سے ایک ہے، اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 24(1) کے تحت جرم کو اپیل گزار کے گھر نہیں لایا گیا ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، اور سزا اور سزا دہی کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔